
نمازفجر
ازقلم
سگ مدینہ خادم اہل بیت عاشق اعلی حضرت طالب دعا آپ کا اپنا
محمداطہرنوری جلالپوری

برائے ایصال ثواب

محمد فاروق انصاری مرحوم، زبیر احمد انصاری مرحوم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن.

اَمَّا بَعْد. فاعوذباللّٰہ من الشّیطٰن الرجیم. بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم.

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰباً مَّوْقُوْتاً. (پارہ ۱۵، سورہ النساء، آیت ۱۰۳)

نماز اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اسلامی نظام العبادات میں اس کی حیثیت و اہمیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم میں کم وبیش سات سو مقامات پر اقامت صلوٰۃ کا ذکر ہوا ہے جن میں سے اسی (۸۰) مقامات پر صریح حکم وارد ہوا ہے۔ اسلام کے ارکان خمسہ میں شہادت توحید و رسالت کے بعد جس فریضے کی بجا آوری کا حکم قرآن وسنت میں بہ نصِ قطعی تاکید کے ساتھ آیا ہے وہ نماز ہی ہے

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج بیت کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری، مشکوٰۃ المصابیح)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ. (پارہ ۱ سورہ بقرہ، آیت ۴۳) ترجمہ۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰباً مَّوْقُوْتاً. (پارہ ۱۵، سورہ النساء، آیت ۱۰۳) ترجمہ۔ بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

دن رات میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں۔فجر،ظہر،عصر،مغرب،عشاء ان پانچوں نمازوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت مقرر ہے۔اس نماز کو اُسی وقت میں پڑھنا فرض ہے۔وقت نکل جانے کے بعد نماز قضا ہو جاتی ہے۔

قضا نماز کے بارے میں جاننے کے لئے میری کتاب قضا نماز پڑھو۔اب ہم نماز فجر کے بارے میں سب سے پہلے بات کرتے ہیں۔

نماز فجر کی فضیلت۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ،حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔(مسلم،ترمذی)

۲۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ،،حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو کہ ان میں بڑی فضیلت ہے۔(طبرانی)

۳۔،حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ،فجر کی سنتیں نہ چھوڑو،اگرچہ تم پر دشمن کے گھوڑے آپڑیں۔(ابوداؤد

۴۔حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ،،حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔(ترمذی)

مندرجہ بالا حدیثوں سے واضح ہوجاتا ہے کہ فجر کی نماز بہت ہی فضیلتوں برکتوں رحمتوں کی حامل ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو فجر کی نماز جماعت سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے،اور اپنے محبوب ﷺ کے فرمان کے صدقے فضیلتوں برکتوں رحمتوں سے مالا مال فرمائے۔

نماز فجر سب سے پہلے۔ بعض انبیاء کرام نے مختلف اوقات کی نمازیں جدا جدا موقع پر ادا فرمائیں۔ اللہ پاک نے اپنے ان پیاروں کی پیاری پیاری اداؤں کو ہم غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض کر دیا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چند روایت بیان کرنے کے بعد جس روایت کو بہتر قرار دیا۔ اس کے مطابق نماز فجر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے ادا کی۔ (فتاویٰ رضویہ)

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے صبح ہونے کے شکریہ میں دو رکعتیں سب سے پہلے ادا کیں تو یہ نماز فجر ہو گئی۔

اللہ رب العزت کی رحمت سے جنت میں اجالا ہی اجالا، نور ہی نور ہے۔ جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے مبارک قدموں سے زمین کو نوازا تو شب دیکھی اور پھر صبح آئی تو خوش ہو گئے اور شکرانے میں فجر ادا کی۔

قرآن مجید سے وقت فجر۔ فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَحِيۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ.

ترجمہ۔ تو اللہ کی پاکی بیان کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو۔

وَلَهُ الۡحَمۡدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَعَشِيًّا وَّحِيۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ. (سورہ الروم، آیت ۱۷)

ترجمہ۔ اور اسی کیلئے تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور اس وقت جب دن کا کچھ حصہ باقی ہو اور جب تم دوپہر کرو۔

یہاں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے متعلق مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد نماز ادا کرنا ہے۔

فرمان عبداللہ بن عباس۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ پانچ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہاں اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں۔ (روح البیان، صراط الجنان)

حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ. جب شام کرو اور جب صبح کرو۔

دوسرے قول کے مطابق اس آیت میں تین نمازوں کا بیان ہوا۔ شام میں مغرب اور عشاء کی نمازیں آ گئیں جبکہ صبح میں نماز فجر آ گئی۔ (صراط الجنان)

وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ. اور جب دن کا کچھ حصہ باقی ہو اور جب تم دوپہر کرو۔

دوسرا معنی یہ ہے کہ جب کچھ دن باقی ہو اور جب تم دوپہر کرو تو اس وقت نماز ادا کرو۔ اس میں نماز عصر اور نماز ظہر کا بیان ہوا۔

حدیث پاک۔ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اور صبح کا وقت طلوع فجر سے لے کر اس وقت تک ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے۔ چنانچہ جس وقت سورج طلوع ہو جائے تو پھر نماز سے رک جاؤ یقیناً وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا آیت کریمہ اور حدیث پاک سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ فجر کی نماز کا وقت صبح ہے۔ صبح میں نماز فجر ادا کی جائے۔

علماءِ احناف کے نزدیک وقت فجر۔ طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔(بہار شریعت)

صبح صادق کی تعریف۔ صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے اس کے اُوپر آسمان کے کنارے پر دیکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تمام آسمان میں پھیل جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے۔

مستحب وقت۔ فجر کی نماز اسفار میں پڑھنے کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔

ا۔امام ترمذی نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ، حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔(ترمذی)

۲۔ دیلمی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ، اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی۔(کنز العمال)

اور دیلمی کی دوسری روایت انھیں سے ہے کہ، جو فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قلب کو منور کرے گا، اور اس کی نماز قبول فرمائے گا۔(کنز العمال)

۳۔ طبرانی رحمتہ اللہ علیہ نے معجم اوسط میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ، میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دین حق پر رہے گی جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی۔(معجم اوسط)

مردوں کیلئے اسفار میں نماز فجر ایسے وقت پڑھنا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیات ترتیل سے پڑھ سکے اورسلام پھیرنے کے بعد پھر اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد واقع ہو تو طہارت کر کے ترتیل کے ساتھ چالیس سے ساٹھ آیات تک دوبارہ پڑھ سکے۔(درمختار، فتاوی رضویہ)

مسئلہ۔عورتوں کیلئے ہمیشہ فجر کی نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔باقی نمازوں میں بہتر ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں۔جب جماعت ہو جائے تب پڑھیں۔(فتاوی رضویہ ، بہار شریعت)

مسئلہ۔نماز فجر میں اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ آفتاب طلوع ہونے کا شک ہو جائے۔(عالمگیری)

رکعات نماز۔صبح کے وقت جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کو فجر کہتے ہیں اور فجر میں چار رکعت نماز پڑھی جاتی ہے ۔دو رکعت فرض، دو رکعت سنت۔

فرض۔شریعت کا وہ حکم ہے کہ جو شریعت کی یقینی دلیلوں (قرآن وحدیث متواتر) سے یقینی طور پر ثابت ہو۔اس کا کرنا ضروری ہے۔اور بلا کسی عذر کے اس کو چھوڑنے والا فاسق اور جہنمی اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔جیسے نماز روزہ اور زکوٰۃ وحج وغیرہ۔

قسمیں۔پھر فرض کی دو قسمیں ہیں۔ایک فرض عین، دوسرے فرض کفایہ

فرض عین۔ وہ ہے جس کا کرنا ہر عاقل و بالغ مسلمان پر لازم وضروری ہے۔ جیسے پانچوں نمازیں وغیرہ۔

فرض کفایہ۔ یہ وہ ہے کہ جس کا کرنا ہر ایک پر لازم وضروری نہیں، بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرلینے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار رہوں گے۔ جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔

سنت مئوکدہ۔ وہ ہے جس کو حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو۔ البتہ بیان جواز کے لئے کبھی چھوڑ بھی دیا ہو۔ اس کو ادا کرنے میں بہت بڑا ثواب، اور اس کو کبھی اتفاقیہ چھوڑ دینے پر اللہ و رسول کا عتاب، اور اس کو چھوڑ دینے کی عادت ڈالنے والے پر جہنم کا عذاب ہوگا۔ جیسے نماز فجر کی دو رکعت سنت۔ (سامان آخرت)

سنت فجر کی فضیلت۔ بحمداللہ تعالیٰ فرض نماز کی فضیلت میں کسی کا اختلاف نہیں۔ ہر کوئی فرض نماز کو فضیلت والا مانتا ہے۔ البتہ بعض حضرات سنن کو ترک کردیتے ہیں، کیونکہ وہ حضرات سنن کی فضیلت سے غافل ہیں ذیل میں سنت فجر کی فضیلت پر احادیث مبارکہ نقل کی جارہی ہے۔

حدیث پاک۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ، نبی کریم ﷺ نے فجر کی ان دو رکعتوں (یعنی سنتوں) کے بارے میں فرمایا کہ، یہ دو رکعتیں مجھے دنیا جہاں کی ساری چیزوں سے زیادہ پیاری ہیں۔ دوسری روایت میں ہے، یہ رکعتیں دنیا جہاں کی ساری چیزوں سے اعلیٰ ہیں۔ (مسلم)

حدیث پاک۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس کسی شخص نے دن

رات میں بارہ رکعات (فرائض کے علاوہ) ادا کیں تو اس کے لئے (اللہ تعالی) جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔(وہ رکعات) چار ظہر سے پہلے ہیں اور دو بعد میں، اور دو رکعات بعد از مغرب، اور دو رکعتیں عشاء کے بعد، اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے۔ (ترمذی)

حدیث پاک۔ ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالی کی رضا کے لئے روزانہ علاوہ فرضوں کے بارہ رکعت خوش دلی سے پڑھے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔ یا فرمایا اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ اس دن سے ہمیشہ یہ رکعتیں پڑھتی ہوں۔ (مسلم، دارمی)

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کو بغور پڑھیں پھر بتائیں کہ کیا جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہو جس کو اللہ تعالی اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وعدوں پر یقین کامل ہو وہ کبھی ان سنتوں کو ترک کرے گا؟ کیا وہ محض فرض ادا کر کے یقین کرے گا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کا کلمہ طیبہ پڑھنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس بات پر غور کیجئے پھر جو جی میں آئے عمل فرمائیے۔ (وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ)

سنت فجر کی اہمیت۔ احادیث مبارکہ میں سنت فجر کی بہت تاکید فرمائی گئی ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں گزر چکا ہے۔ یہی وجہ کہ صحابہ کرام ان کی ادائیگی میں مبالغہ سے کام لیتے حتیٰ کہ جماعت کھڑی ہو جاتی تب بھی یہ سنتیں ادا کر لیتے

حالانکہ وہ مزاج نبوی اور احادیث مبارکہ کو ہم سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے۔اسی لئے علماء کرام فرماتے ہیں کہ بہتر تو یہ ہے کہ سنتیں گھر پڑھ کر آئے کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے،اور عمل نبوی سے یہ ہی ثابت ہے لیکن اگر سنت فجر نہ پڑھی ہو اور نماز کی دوسری رکعت کے مل جانے کا یقین ہو تو دروازۂ مسجد کے قریب یا ستون وغیرہ کی اوٹ یعنی جماعت سے فاصلہ پر سنتیں پڑھ کر شریک جماعت ہو جائے۔خیال رہے کہ ان کے سوا کوئی سنت یا نفل جماعت کھڑی ہو جانے پر جائز نہیں۔سنت فجر کے بارہ میں عمل صحابہ ملاحظہ ہو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس۔ حضرت ابوعثمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے وقت مسجد میں تشریف لائے کہ امام نماز فجر پڑھا رہا تھا آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گئے۔(طحاوی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عبداللہ بن ابی موسیٰ اپنے والد ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید ابن عاص نے ان (ابو موسیٰ کو) اور حضرت حذیفہ اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز فجر سے پہلے بلایا جب یہ حضرات فارغ ہو کر باہر آئے تو نماز کھڑی ہو چکی تھی۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کے ستون کی اوٹ میں کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور پھر جماعت میں شامل ہو گئے۔امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسیٰ بھی ان کے ساتھ تھے مگر انہوں نے

اس عمل پر کوئی اعتراض نہ کیا جو اس بات کی دلیل ہے۔ ان کا بھی یہ ہی مذہب تھا۔ (طحاوی)

حضرت ابومجلز۔ حضرت ابومجلز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز فجر کے وقت حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا تو ابن عباس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ شامل ہو گئے۔ امام نے سلام پھیرا تو حضرت ابن عمر اپنی جگہ بیٹھے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں ادا کیں۔ (طحاوی)

فائدہ۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موافق مذہب رکھتے۔ اس لئے آپ نے ان پر اعتراض نہ فرمایا۔

دوسرے یہ کہ اگر سنت فجر ادا نہ کی ہو تو جماعت فجر کے فوراً بعد نہ پڑھے بلکہ سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کرے۔ (او اللہ تعالیٰ اعلم)

طلوع آفتاب کے بعد رہ گئی سنتیں ادا کرے۔ اگر کسی وجہ سے سنت فجر ادا نہ کر سکے ہوں یا ایسے وقت مسجد میں آئیں کہ سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہونا ممکن نہ ہو تو سنت ترک کر دیں۔ اور جماعت میں شامل ہو جائیں اور یہ رہ گئی سنت سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کریں۔

جیسا کہ ابھی تھوڑا اوپر، حضرت ابومجلز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت گزری ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورج نکلنے کے بعد سنت فجر کی قضا ادا کی، کیوں کہ حکم نبوی ﷺ یہی ہے۔

مسئلہ۔سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے۔یہاں تک کہ بعض ائمہ دین نے اس کو واجب کہا ہے۔اس کی مشروعیت کا دانستہ انکار کرنے والے کی تکفیر کی جائے گی۔لہذا یہ سنتیں بلا عذر بیٹھ کر نہیں ہو سکتیں۔علاوہ ازیں سواری پر اور چلتی گاڑی پر بھی نہیں ہو سکتیں۔ان باتوں میں سنت فجر کا حکم مثل واجب کے ہے۔(ردالمختار، فتاوی رضوی، مومن کی نماز)

مسئلہ۔سنت فجر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الکافرون، اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ۔فرض نماز کی جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل وسنت کا شروع کرنا جائز نہیں، سوائے فجر کی سنت کے۔فجر کی سنت میں یہاں تک حکم ہے کہ اگر یہ معلوم ہے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی۔اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو جماعت سے ہٹ کر مسجد کے کسی حصہ میں سنت اکیلا پڑھ لے اور پھر جماعت میں شامل ہو جائے۔(بہار شریعت، فتاوی رضویہ)

مسئلہ۔اگر فجر کی جماعت قائم ہو چکی ہے اور یہ جانتا ہے کہ اگر سنت پڑھتا ہوں تو جماعت جاتی رہے گی تو سنت نہ پڑھے اور جماعت میں شریک ہو جائے کیونکہ سنت کے لئے جماعت کو ترک کرنا ناجائز اور گناہ ہے۔(ایضاً)

مسئلہ۔ سنت فجر پڑھنے میں اگر جماعت فوت ہوجانے کا خوف ہو تو نماز کے صرف وہی ارکان ادا کرے جو فرض اور واجب ہیں۔ سنن اور مستحبات کو ترک کردے یعنی ثنا، تعوذ اور تسمیہ کو ترک کردے اور رکوع وسجود میں صرف ایک ایک مرتبہ تسبیح پڑھنے پر اکتفا کرے۔ (ردالمختار)

مسئلہ۔ اگر فرض سے پہلے سنت فجر نہیں پڑھی ہے اور فرض کی جمات کے بعد طلوع آفتاب تک اگرچہ وسیع وقت باقی ہے اور اب پڑھنا چاہتا ہے تو جائز نہیں۔ (عالمگیری، فتاوی رضویہ)

مسئلہ۔ نماز فجر کے فرض سے پہلے سنت فجر شروع کر کے فاسد کردی تھی اور فرض کے بعد اس کو پڑھنا چاہتا ہے۔ یہ بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ سنتوں کو طلوع کے بعد آفتاب بلند ہونے کے بعد قضا کرے، فرض کے بعد طلوع سے پہلے پڑھنا جائز نہیں۔ (فتاوی رضوی) نوٹ۔ سنتوں کی قضا طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر فجر کی نماز قضا ہوگئی اور اسی دن نصف النہار سے پہلے قضا کرتا ہے تو فرض کے ساتھ ساتھ سنت بھی قضا کرلے۔ سنت فجر کے علاوہ کسی اور سنت کی قضا نہیں۔ (ردالمختار)

مسئلہ۔ اگر فجر کی نماز قضا نصف النہار کے بعد یا اس دن کے بعد کرتا ہے تو اب سنت کی قضا نہیں ہوسکتی۔ صرف فرض کی قضا کرے۔ (فتاوی رضوی)

مسئلہ۔ سنت فجر پڑھ لی اور فرض پڑھ رہا تھا کہ آفتاب طلوع ہونے کی وجہ سے فرض قضا ہوگئی تو قضا پڑھنے میں سنت کا اعادہ نہ کرے۔ صرف فرض کی قضا کرے۔

مسئلہ۔ طلوع فجر (صبح صادق) سے لیکر طلوع کے بعد آفتاب بلند ہونے تک کوئی بھی نفل نماز جائز نہیں (بہار شریعت)

مسئلہ۔ طلوع فجر (صبح صادق) سے طلوع آفتاب تک قضا نماز پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اس وقت مسجد میں قضا نہ پڑھے کیونکہ لوگ نفل پڑھنے کا گمان کریں گے اور اگر کسی نے اس کو ٹوک دیا تو بتانا پڑے گا کہ نفل نہیں بلکہ قضا پڑھتا ہوں اور قضا کا ظاہر کرنا منع ہے۔ لہذا اس وقت گھر میں قضا پڑھے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ۔ فجر کا پورا وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہے۔ (بحرائق) یعنی فجر کی نماز اپنے وقت کے جس حصہ میں پڑھی جائے گی ہرگز مکروہ نہیں۔ (بہار شریعت، فتاوی رضویہ)

مسئلہ۔ ایک شخص کو غسل کی حاجت ہے اگر وہ غسل کرتا ہے تو فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے تو وہ شخص تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اور غسل کرنے کے بعد نماز اعادہ کرے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ۔ طلوع آفتاب کے وقت کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض، نہ واجب، نہ سنت، نہ نفل، نہ قضا بلکہ طلوع آفتاب کے وقت سجدہ تلاوت وسجدہ سہو بھی ناجائز ہے۔ لیکن عوام الناس سے کوئی شخص طلوع آ آفتاب کے وقت فجر کی

نماز قضا کرتا ہو تو اس کو نماز پڑھنے سے روکنا نہیں چاہیے بلکہ بعد نماز اس کو مسئلہ سمجھایا جائے کہ تمہاری نماز نہ ہوئی لہذا آفتاب بلند ہونے کے بعد پڑھ لیں۔ (بہار شریعت، فتاوی رضویہ، درمختار)

مسئلہ۔ لیکن اگر طلوع آفتاب کے وقت آیت سجدہ پڑھی اور اسی وقت سجدۂ تلاوت کر لیا تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ طلوع فجر (صبح صادق) سے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کے سوا ہر دنیوی کام مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ آفتاب طلوع ہونے کے وقت قرآن شریف کی تلاوت بہتر نہیں، لہذا بہتر یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت (بیس منٹ تک) تلاوت قرآن کے بدلے ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ طلوع آفتاب کے وقت تلاوت قرآن مکروہ ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ۔ نماز فجر میں سلام سے پہلے اگر آفتاب کا ایک ذرا سا کنارہ طلوع ہوا تو نماز نہ ہوگی۔ (فتاوی رضویہ)

حدیث پاک۔ عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، فرماتے ہیں ﷺ آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے۔ تو جدا ہو جاتا ہے، پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے۔ تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے۔ جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے۔ جب ڈوب جاتا ہے، جدا ہو جاتا ہے۔ تو ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔ (بہار شریعت)

کن بارہ وقتوں میں نفل پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ۔ بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے۔

۱۔ صبح صادق سے سورج نکلنے تک کوئی نفل جائز نہیں، سوا فجر کی دو رکعت سنت کے۔

۲۔ اپنے مذہب کی جماعت کیلئے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہو گی تو حکم ہے کہ جماعت سے دور الگ فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر یہ جانتا ہے کہ سنت پڑھوں گا تو جماعت نہ ملے گی اور سنت کے خیال سے جماعت چھوڑی تو یہ ناجائز اور گناہ ہے اور فجر کے سوا باقی نمازوں میں اگرچہ یہ جانے کی سنت پڑھ کر جماعت مل جائے گی۔ سنت پڑھنا جائز نہیں جب کہ جماعت کے لئے اقامت ہوئی۔

۳۔ نماز عصر پڑھنے کے بعد سے آفتاب زرد ہونے تک نفل پڑھنا منع ہے۔

۴۔ سورج ڈوبنے سے لے کر مغرب کی فرض پڑھنے تک نفل جائز نہیں۔

۵۔ جس وقت امام اپنی جگہ سے جمعہ کے خطبہ کے لئے کھڑا ہوا اس وقت سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل منع ہے۔

۶۔ عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا عیدین کا خطبہ ہو یا کُسوف و اِستِسقاء، حج و نکاح کا ہو۔

ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی جائز نہیں مگر صاحب ترتیب کیلئے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔

۷۔ عیدین کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہے۔ چاہے گھر میں پڑھے یا عیدگاہ میں یا مسجد میں۔

۸۔ عیدین کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر پر پڑھنا مکروہ نہیں۔

۹۔ عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے بیچ میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔

۱۰۔ مُز دَلفہ میں جو مغرب و عشاء جمع کیے جاتے ہیں فقط ان کے بیچ میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے بعد میں مکروہ نہیں۔

۱۱۔ فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔

۱۲۔ جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کر سکتا ہو تو اسے بلا دور کئے ہر نماز مکروہ ہے۔ جیسے پیشاب یا پاخانہ یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے۔ البتہ اگر وقت جاتا ہو تو پڑھ لے اور ایسی نماز پھر دہرائے، یوہیں کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو یا اور کوئی ایسی بات ہو جس سے دل کو اطمینان نہ ہو اور خشوع میں فرق آئے تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (قانون شریعت)

قیامت کا سب سے پہلا سوال۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اگر وہ درست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رسوا ہوا اور اس نے نقصان اٹھایا۔ (کنز العمال)

میرے مسلمان بھائیو! قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا، حدیث پاک سے واضح ہوگیا کہ نماز درست ہوئی تو کامیابی مل جائے گی اور اگر کمی ہوئی تو وہ رسوا ہوگا اور نقصان اٹھائے گا۔ تو میرے مسلمان بھائیو! ابھی وقت ہے نماز کی کثرت کرو تاکہ قیامت کے دن رسوائی سے بچ جاؤ، اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ، یاالٰہی تمام مسلمانوں کو نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آگیا پھر بات بن پڑتی نہیں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی آ چکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آگئی





اس کتاب میں قضاء نماز فدیہ دینے کا طریقہ اور بہت مسائل موجود ہیں

قضاء نماز

طالب دعا آپ کا اپنا- محمداطہرنوری جلالپوری

نمازفجر

ازقلم

سگ مدینہ خادم اہل بیت عاشق اعلی حضرت طالب دعا آپ کا اپنا

محمداطہرنوری جلالپوری

Atharnoori.blogspot.com